

7 (22)

من جنك و بحسنه معلومتكافضل خالق من زمان و زمان

بسم اللہ والحمد للہ رب العالمین
الحمد لله الذي جعل في الدنيا ما لا يحصى من النعمان
والموتى وما لم يزلنا نعيش في هذا الدارين
والله اعلم بالصواب

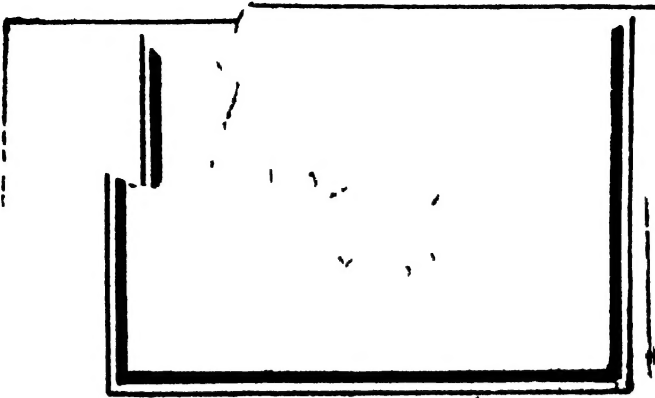
عقود حقیقت جعفری کے اور تالیفات ہی عالمی کتاب کی نقاد

حذاق ماب حکیم علام بن نجف مستر فضل علی
صاحب بہادر عرف حکیم شفاء الدولہ صاحب دار
نظر بیچ انسی گزلاح سجا : تعالیٰ اکی مساعی جمیل کہتے وسیع زمین

تربیت الاطفال
فہم العقائد والاعمال

اور تاسیہ شرع متین میں مشکور اور ان کے اجر جزیل و ثواب جمیل کو بخیر
فرمائی اور سائر مومنین و مومنات خصوصاً اطفال خدہ سال کو نصیب
اور فائدہ مند فرمائے وہو الموفق و الحامد علیہ توکل و ینستعین
مرقومہ بحکومت عالیہ مستعجلہ اجری حررہ و خادمہ خادمہ شریعت
مقام کہنو محلہ فرشتخانہ زیر گنج
بتاریخ ۱۲۲۲ھ چاکر اشافی سید محمد
علی محمد بن سلطان العلماء
حنفی عہدہ

طبع اثنا عشره في اثنان مئتين سنة على يد



۱۹۶۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين الصلوة على نبينا محمد وآل اجمعين جائنا حاجبے کبر صفا عقل کو
 و جبکہ دین حق اختیار کرے جتنی بہتری دو نو عالم کی دستے حاصل ہوا و دین مجھے
 راہ کے ہو دنیا میں دین بہت ہیں لیکن دین حق جسے خدا نے سبکے بعد بندوں پر
 جاننا و سکا و جب کیا دین اسلام ہے اور اس میں بھی بہت فرقہ ہیں لیکن فرقہ ناجائز
 فرقہ شیعہ اثنا عشریہ ہر باب اول اصول دین کے بیان میں مہول دین یعنی جہنم میں
 پانچ ہیں اول توحید دوم عدل سوم نبوت چارم امامت پنجم معا و اول اس باب
 میں پانچ فصلیں ہیں فصل اول توحید میں اور وہ مثل ہر چند بیانوں میں
 اثبات وجود واجب و ربیان معنی توحید میں توحید سہکانام ہے کہ آدمی نے
 اور یقین کرے کہ پیدا کر نیوالا سب عالموں کا اللہ ہے جو ایک ہے

اوسکا مثل اور شریک نہیں ہے، دلیل اوسکے وجود کی پہلے اوسکے سب مخلوقات
 ہیں جنکو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی انکا پیدا کرنا والا ہے اور جسے سبکو
 پیدا کیا وہی اللہ ہے جو صاحب علم قدرت ہے اور یہی طرح جانا گیا کہ جب کوئی
 گھڑی دیکھے جائے تو کہتے ہیں کہ اسے کسی نے بنایا ہے پر یہی عالم دنیا جس میں
 لاکھوں ستاری ہزاروں ریا کثروں دن رخت اور بہت قسم جانور انسانی
 و بحری و ہوائی کے دیکھے جاتے ہیں کہ شتمل بہت سی قسموں پر ہیں کس طرح کہتا ہے
 کہ خود بخود پیدا ہو جائیں دوسری دلیل یہ ہے کہ سب انبیاء و اوصیاء جو بھٹکے
 جماعت ہے اور اکثر اہل مذاہب مختلفہ بھی اقرار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خداوند
 آسمان زمین جو واحد بالذات ہے موجود ہے اور اسے بھی یقین ہوتا ہے کہ جسکے
 اتنے گواہ ہوں وہ بالضرور سچ ہوگا اور جب موجود ہونا ضرور ہو چکا تو اب
 یہی بھی جاننا ضرور ہے کہ اوسے کس صفت کے ساتھ جانے اور کس صفت سے
 متبرک ہے جن صفات کے ساتھ اسے موصوف جانا چاہئے اور نہیں صفات ثبوتہ
 کہتے ہیں اور جن صفات سے متبرک جانا چاہئے اور نہیں صفات سلبیہ
 بولتے ہیں دوسرا بیان کہ صفات ثبوتیہ میں اور وہ آٹھ ہیں
 اول یہ کہ ازلی ہے یعنی ہمیشہ سے تھا اور ابدی ہے یعنی ہمیشہ جس طرح تھا
 اور ہی رہیگا اور عدم فہمیتی اور ہر جائز نہیں کیونکہ ذات اوسکی واجب وجود
 ہے حادث نہیں ہے کہ پہلے اپنے وجود سے معدوم ہو یا وجود عدم اور ہر جائز

ہو سکے دوسرے قادر و متکبر پر فعل و متکبر فعل کا اختیار رکھتا ہے اور سب مخلوقات
 اس کے حیطہ قدرت سے باہر نہیں تیسرے عالم ہستیا معلوم کے خواہ وہ کلی ہو یا جزئی
 موجود ہو یا معدوم علم و سکا اشیا کے ساتھ قبل و کے پیدا ہونے کے ویسا ہی تھا
 جیسا کہ انہیں بعد موجود ہونے کے جاننا ہے چوتھی زندہ ہے اور مراد زندگی سے
 وہ صفت ہے جسے دانائی و توانائی پیدا ہوا و جب خدا کے لئے عالم اور قادر بننا
 ثابت ہو چکا تو صفت حیات بھی ثابت ہوگی پانچویں یہ کہ خدا مدد رک و سریع
 اور بصیر ہے اور مراد اسے یہ کہ انسان بذریعہ حواس ظاہرہ مثل سماعت و بصر
 اشیا کو جانتے ہیں اور خدا بدون واسطہ قوی و اکرات حواس حملہ محسوسات کو
 جانتا ہے چنے یہ کہ مرید پر اور کارہ ہے یعنی فعل و تی صادر ہوتا ہے بارادہ
 و اختیار اس کے صادر ہوتا ہے بے اختیار می سے نہیں ہوتا جیسا کہ گے اختیار
 جلاتی ہے ساتویں خدا متکلم ہے یعنی کلام کے پیدا کرنے پر قادر ہے جوادین
 حرفوں کی اور کلموں کی سنیں جاتی ہیں کہ وہ معنی مقصودہ پر دلالت کرتے ہیں ہینز
 جس چیز میں چاہے پیدا کر سکتا ہے یہ کہ کلام عقلی خدا کی ذات سے قائم ہے
 انھوں خدا صادق ہے یعنی جو اس کا کلام ہے وہ مطابق واقع اور سچا ہوتا
 تیسرے بیان فی کصفات سلبیہ میں اور وہ بھی کثرت میں
 اول یہ کہ واحد احد ہے یعنی اس کے سوا کوئی واجب الوجود نہیں دوسرے
 فقرہ صفات ہے یعنی کصفات کہ زائد علی الذات اس کے لئے ہے ان کے

اور وہ صفات صفات انضمامیہ میں مطلقاً جیسا جسم کا سفید یا سیاہ ہونا اور
 صفات انتزاعیہ وہ صفات جن کا منشاء انتزاع زاید علی الذات اور لاحق اوس
 ذات ہے ہون جیسا عالم ہونا ہم میں ہے کہ منشاء انتزاع اوس کا وہ علم ہے جو بمعنی
 صورت حاصلہ ہم میں ہے اور وہ ہماری ذات پر زاید ہے اور خدا میں ذات خدا
 منشاء انتزاع ہے نہ صورت حاصلہ تیس کے نفی ترکیب یعنی خدا مرکب نہیں ہے
 نہ ترکیب خارجی نہ وہی نہ عقلی چوتھے نفی حیثیت و صورت اور نفی جو ہریت
 و عرضیت ہر پانچویں نفی مکان و حیثیت ہر بیسے خدا کو ہی مکان و حیثیت نہیں کہتا
 اور نہ کوئی زمانہ اوسے احاطہ کرے چھٹے نفی حلول اتحاد ہے یعنی خدا
 کسی میں حلول نہیں کرتا مثل رنگ و بو کے اور کسی چیز کے ساتھ متحد ہر ساتویں
 حق تعالیٰ ظاہر کی آنکھ سے نہیں دیکھا جاسکتا آٹھویں یہ کہ خدا محل حوادث نہیں
 یعنی مثل و نسیان خواب بیداری و دولت و فقر و ماندگی و شدت و الم و صحت
 و مرض و جوانی و پیری و کھانا و پینا باجملا احوال مختلفہ اوس میں حادث نہیں ہوتے
 فصل دوم میں اصل ثانی اصول دین کے مذکور ہے جو عدل ہے
 اوّل عدل حدیثی یہ کہ نہ ظلم نہیں کرتا اور جو فعل خدا سے صادر ہوتا ہے وہ برا نہیں
 کیونکہ خدا برا کام نہیں کرتا اور جو کرنا واجب اوسے ترک نہیں کرتا اور یہ
 فصل بھی مثل بعض چند بیان پر پھلا بیان اعتقاد امامیہ کا یہ ہے کہ اگرچہ
 یہ عقیدہ اس کے لئے جو عقیدہ حق تعالیٰ نے نہیں فرمایا ہے اور وہ ہے کہ ہر فاعل قادر سے

صادق ہو تو نظر عقلائے حق پر ہو جیسا کوئی بھوکے کو کھانا کھلائی یا بیمار کا
 علاج کر دے اور فعل قبیح اسی کہتے ہیں کہ جب وہ کام کرنے والا با اختیار و قدرت
 اسی واقعہ کری تو لائق مذمت و ملامت ہو جیسا کسی کا کسی کو مار ڈالنا یا کسی کے
 مال کو چورانا و سرابیان یہ کہ خدا عادل ہے ظالم نہیں کرتا اور وہ جب کو
 چھوڑتا نہیں اور جو کام محال ہیں اسکی تکلیف اپنی بند و نگو نہیں دیتا جیسا کہ
 بی پروا لی سے کہے کہ اور جاو اور فعل عبث یعنی بیفائدہ اسی صادق نہیں ہوتا
 تیسرا بیان جان تو کہ تکلیف دینا خدا کا اپنے بند و نگو اختیاری امر و نہیں
 ساتھ حکم کرنے کے اور سننے کرنے کے چہا کام ہے کیونکہ اسی سے بندی مستحق ثواب
 اور عذاب دور ہوتے ہیں چوتھا بیان جبر و اختیاری جاننا چاہی کہ یہ
 امور اختیار یہ میں اپنے جیسا چلنا پھرنا لکھنا پڑھنا کھانا پینا اور صواب و غلط
 باختیار میں مثلاً نماز چاہیں پڑھیں یا نہ پڑھیں روزہ چاہیں رکھیں یا نہ رکھیں
 خدا نے ان کاموں میں جبر نہیں کیا ہاں جو کام بے اختیار ہیں جیسا گورا ہونا
 و کالا ہونا اور عین البتہ اختیار نہیں ہے خدا عبادات کے بجا ان میں اور گناہوں سے
 باز رہی میں حکم اور نہی فرماتا ہے جبر بندوں پر نہیں کرتا بیان پانچواں
 قصدا و قدر میں جاننا چاہئے کہ قصدا کبھی معنی خلق کبھی معنی حکم کبھی اعلام
 و خبر دی اور کبھی معنی علم ہی بولا جاتا ہے سو اس کے اور بھی بہت معنی ہیں اور
 قدر سے مراد واقعہ کرنا ہر شے کا اس کے موقع پر ہے اور جو کہتے ہیں کہ حکم قضا و قدر

یہ تمام راہی اکثر یہی ہوتی ہے کہ علم الہی میں ایسا گذر انتخابیان چھٹا
 بیان حکمت خدا میں جاننا چاہئے کہ خدا حکیم ہے اور سب کام خدا کے
 بحکمت مصلحت ہوتے ہیں کوئی نفعی فائدہ اسی صادر نہیں ہوتا اور فحائز
 اسی بڑی بڑی حکمتیں اور صحیح غرضیں ملحوظ ہوتی ہیں لیکن غرض خدا کے کاموں پر
 بند و کی طرف عائد ہوتی ہے کوئی غرض اسکی اپنی منفعت حاصل کرنے کو نہیں ہے
 فصل سوم بیان نبوت میں ہے اور نبی اوسے کہتے ہیں کہ آدمیوں سے ہو
 اور خدا کی طرف مخلوقات پر اونسے ہدایت کرنے کے لئے مبعوث ہوا ہوا اور بھیجے
 مشتمل ہے چند بیان پر بیان اول شرائط نبوت اور صفات
 انبیاء میں عمدہ شرط نبوت عصمت ہے اور وہ عبارت ہے اوس لطف خدا سے
 جسے خدا بہ نسبت کسی بندہ کے اپنے بندوں سے عمل میں لایا ہے پس وہ بندہ
 اپنے تئیں برائیوں سے باز رکھتا ہے اور عمدہ صفات نبی سے اونکا کمال
 عقل و فطنت ہے اور ایسے کوئی بات نہ ہوتی ہے آدمیوں کو اونسے کراہت و نفرت ہو
 مثل اسکے کہ اونسے باپ دادا قوم زریل سے نہوں باجملہ جسے عیب کہتے ہیں
 جس طرح کاکہ ہوا و تے وہ پاک بن بیان دوم طریق اثبات نبوت
 انبیاء میں ہے پیغمبر کے پہچاننے کیلئے سے بہتر بات نہیں ہے کہ دعوی نبوت کے
 ساتھ یہ معجزات اور خوارق عادت رکھتا ہوا اور جملہ پیغمبران دعویٰ لست
 کے ساتھ معجزات ظاہر کئے اور اونسے ذریعہ سے سب نے اونسے نبوت کا

عقدا کر کیا جتنے انبیاء علیہم السلام از حضرت آدم تا ہمارے پیغمبر کے گزرے
وہ سب حق پر تھے اور واجب التعظیم تھے آخر الزمان جو ہم مسلمانوں کے پیغمبر ہیں
وہ حضرت ابوالقاسم محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم میں صلوات
اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے اور وہیں ان پر وحی
نازل ہوئی اور نبوت کی خلعت سے خدا کی طرف سے سرفراز ہوئے
اور مدینہ منورہ میں ترقی نبوت کی اہلسلطنت کی ہوئی اور وہیں وفات
فرمائی پیغمبرؐ اور حضرت خاتم ہوئی جو انہوں نے صلال فرمایا وہ قیامت تک
حلال ہے جسے حرام کیا وہ حرام ہے معجزات ان حضرت نے بہت ظاہر فرمائے
معجزات ان کے بدن سے جو ظاہر ہوتے تھے پہلے یہ کہ ہمیشہ پیشانی سے نور ظاہر
ہوتا تھا مثل چاند کے جسے درود یوار روشن ہو جاتے تھے دوسری بدن سے
بوی خوش ایسی آتی تھی کہ جس راہ سے گذرتے تھے لوگ پچھانتے تھے کہ وہ حضرت
ادھر سے گئے ہیں تیسرے سایہ ان حضرت کا آفتاب میں راہ چلنے سے زمین پر پڑتا
پونے اگر کسی کے ساتھ راہ چلتے تھے تو وہ اگر چہ کیسا ہی بلند قامت ہو
لیکن بقدر ایک سر و گردن کے اوتی بلند معلوم ہوتے تھے پانچویں یہ کہ
ہمیشہ جب آفتاب میں راہ چلتے تھے تو ابر حضرت کے سر انور پر سایہ کرتا تھا
۱۰ چلتا تھا چہے کوئی پرندہ سر پر سے حضرت کے اوڑھ کر نہ جاتا تھا اور کوئی
بگڑا نہ لے گا وچھر کے ان حضرت کے بدن پر نہ بیٹتا تھا ساتویں حالت ان کے

حضرت غافل اور جو اس و مخضرت کے اور اس سے معطل نہ ہوتے تھے بلکہ فرشتوں کے
 باتیں سنتے تھے اور انہیں دیکھتے تھے اور چونکہ لوگوں کے دل نہیں گذرتا تھا وہ
 حضرت پر ظاہر ہو جاتا تھا انہوں نے بدو حضرت کی ناک میں نہ پونچھے تھے ہی نوین
 لعاب ہیں حضرت کا جس کنوین میں والدیتے تھے وہ پانی سے بہ جاتا تھا اور
 جس بیمار پر ملتے تھے اس سے شفا ہو جاتی تھی اور جس کہانی میں حضرت ہاتھ
 والدیتے تھے وہ زیادہ رہ جاتا تھا سوین۔ بے بانو کے لغت وہ حضرت سمجھتے
 گیارہویں ریش مبارک میں سترہ بال۔ فقید تھے کہ وہ مثل آفتاب کے چمکتے تھے
 بارہویں مہر بنو شکا جو پشت مبارک پر نقش تھا وہ مثل آفتاب چمکتا تھا
 تیرہویں اونٹلیوں سے اتنا پانے نکلا جسے لشکر سیراب ہو گیا چودھویں اشک
 انگشت سے چاند کو دو ٹکڑے فرمایا پندرہویں سنگریزے حضرت کے ہاتھ میں رکھے
 تسبیح کرتے تھے اور سب اسی سنتے تھے سو اہویں ختنہ کئے اور ناف بریدہ
 ہر الالیش سے صاف و پاک پیدا ہوئے اور پانوں کے طرف سے پیدا ہوئے۔
 جب زمین پر آئے تو بوئی مشک ظاہر ہوئے جس سے تمام عالم عطیہ ہو گیا اور
 کعبہ کی طرف منہ کر کے سجدہ کیا اور بعد سجدہ ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے
 خدا کی وحدانیت اور اپنے رسالت کا اقرار کیا یہ چہرہ شریف سے ایسا
 ظاہر ہوا جسے عالم روشن ہو گیا ستہ ہویں نہ کہی خواب شیطانی دیکھ
 نہ احتلام ہوا انہار ہویں جو فضل جسم مبارک کی جدا ہوا تھا اب سے

ہوئی ملک آتی تھی اور وہی زمین بکھمرا گئی جتنی تھی اور بیسویں جس جانور پر
 سوار ہوتے تھے وہ قوی ہو جاتا تھا بیسویں کوئی قوت میں حضرت سے برابری
 نہ کر سکتا تھا اکیسویں سب مخلوقات خدا حضرت کی حرمت کے رعایت کرتے تھے
 جس درخت یا پہر پاس حضرت گذرتے تھے وہ تعظیم کو جھکتا تھا اور سلام کرتا تھا
 بائیسویں زمین نرم پر راہ چلنے سے نشان قدم نہ بنتا تھا اور پہر پر چلنے سے
 نشان بن جاتا تھا تیسویں ایسی مہابت و خوف اور خضرت کا خدا نے سیکھ لیا
 والا تھا کہ کوئی نظر درشت روئی مبارک نہ کر سکتا تھا باجماعہ حضرت نے دعویٰ
 نبوت کیا اور بہت سے معجزے دیکھائے جسے جوا و سوقت تھے اور نہون بنے
 مضطر ہو کر تصدیق نبوت کی اور عمدہ عجزہ حضرت کا قرآن شریف ہے جو کتاب الیوم
 وہ حضرت لائے اپنی امت پر کیونکہ وہ عین دعویٰ کیا ہے کہ جواب اس کا قیامت تک
 نہ ہو سکے گا چنانچہ اب تک کہ بارہ سوا اور نو دو نہ سال گذرے ہیں اور خضر کے
 ہجرت کو اور شمنون نے اون کے کیسا کیسا چاہا کہ قرآن کا جواب یں لیکن نہ ہوسکا
 اور زمان حیات میں اون جتنا کہے بھی پہلے کافروں نے کہا جاتا تھا کہ یا قرآن کو مانو
 مسلمان ہو یا جواب دو والا تمہیں با رینگے جب جواب نہ دی سکے تھے قیامت
 قتل کئے جاتے تھے اور قرآن ایسا کلام ہے جسکی تالیف خدا کی طرف سے
 واقع ہوئی ہے اور مرکب ہر حرف الفاط سے اور او سکی تعریف میں خدا نے
 فرمایا ہے اوس کا حال یہ ہے کہ اگر سب انسان اور نبی جان مجتہد ہوں

اس ارادی پر کہ مثل قرآن کے لاسکین تہ مثل اسکا کبھی نہ لاسکین گے اگر وہ ایک
دوسری کی مدد کریں اس ارادہ پر سو اس کے بہت سے خبریں و حضرت دین کلا و سکا
ظہر بعد اس کے ہوا اور چاند کو شق کیا اور آفتاب کو ہر مغرب کی طرف سے بلند کیا
اور درخت خشک مسجد کا و حضرت کی جدائی سے رویا اور تخم خرمائو کرا و سیوت
باغ پر از میوہ درست فرمایا اور پہاڑ کو بلایا اور اسے دو ٹکڑے کیا آدھا اوپر کا
نیچے ہوا اور نیچے کا اوپر ہو گیا اور مرد و نکو زندہ کیا اس طرح بہت سے معجزے
اور حضرت کا ہر ہوئے جس سے ثابت ہے کہ وہ حضرت بلاشبہ پیغمبر تھے علاوہ اسکے
اکلی آسمانی کتاب بونین مثل توریت و انجیل وغیرہ حضرت کی نبوت کی بشارتیں
بکثرت موجود ہیں کہ وہ نے تصدیق نبیانی اور حضرت کے نبی ہونیکے ہوتی ہے
افزونہ معجزات و بشارات مذکورہ فصل امارت البصائر میں ہے جو تپا ہے
اسے دیکھے بالجملہ وہ حضرت سب خلق پر نبی ہو کر بھیجے گئے خدا کی طرف سے
اور انکا دین سب بنیاد بنکا اور شریعتوں کا ناسخ ہے اور بعد انحضرت کے
اب پیغمبر ہو گا اور وہ حضرت سب مخلوقات خدا سے افضل میں کیا فرشتہ
کیا انسان کیا جنات اور یہ بھی ضرور ہے جانشانکہ انحضرت کو پیغمبروں میں
معراج جسمانی میتہ برونی یعنی اپنے جسم شریف سے آسمان پر گئے اور
سیر ازل آسمان و بہشت و دوزخ کی فرمائی اور وہ حضرت سب پیغمبر و
بھی رتبہ میں پیش خدا افضل ہیں اور جو کچھ انحضرت نے فرمایا ہے وہ حق ہے

اور سچ ہے اور اس کا نام تفسیر ہے فقط فصل چہارم امامت میں ہے
 اور مراد امام سے وہ شخص ہے جو پیشوا خلق کا اور امت کا مقتدا جملہ امور دنیا اور
 امور دین میں غمخیز خدا کے نائب ہو نیکی راہ سے ہو اور اس امت میں بعد پیغمبر اکرم
 وصی بلا فصل و نیکے علی ابن ابیطالب چچا زاد بھائی اور خضر کے ہیں جیسا کہ فرقہ
 امامیہ اتفاق سپر کیا ہے کہ سبب وقوع نص کے جو پیغمبر نے اپنی حیات میں
 فرمائی تھے وہ حضرت اونکے وصی مطلق ہیں اور خلیفہ خلق و امام ہیں اور بعد
 اونکے بڑے بیٹے اور خضر کے امام حسن اور اونکے بعد چھوٹے بیٹے اونکے
 امام حسین امام برحق ہیں اور اونکے بعد علی ابن الحسین امام زین العابدین
 اور اونکے بعد بیٹے اونکے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام اور اونکے
 بیٹے اونکے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق اور اونکے بعد بیٹے اونکے
 حضرت ابو الحسن اول امام موسیٰ کاظم اور اونکے بعد بیٹے اونکے حضرت
 ابو الحسن ثانی امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام اور اونکے بعد بیٹے اونکے
 حضرت امام محمد تقی علیہ السلام اور اونکے بعد بیٹے اونکے حضرت امام علی
 ہیں اونکے بعد بیٹے اونکے ابو محمد حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام اور
 اونکے بعد بیٹے اونکے حضرت صاحب العصر والزمان قائم منظر مہدی علیہ
 السلام ہیں جو ہمنام خیر الانام اور مکتبی بکنیت اور خضر کے ہیں
 سید بارہ نزر گوار سب امام اور معصوم اور جملہ رعایا سے افضل ہیں اور

بارہویں امام علیہ السلام زندہ موجود ہیں نظر و سمع کے غائب ہیں جو قیامت
 خدا چاہے گا خلق پہ ظاہر ہوں گے اور زمین عدل انصاف سے بیکے بعد اسکے
 کہ وہ ظلم اور جور سے پہر جائے اور بھی حضرات سب پہر زمین پر تشریف لائیں گے
 اور زمان رجعت اس کا نام ہے جب یہ زمین پر اگر بادشاہی کریں اور جس کا
 یہ مذہب ہے وہ اثناء شری ہے اور یقینی بخشا جائیگا فصل پنجم ذکر معاویہ
 میں ہے اور وہ اعتقاد کرنا معاویہ جہاں کا ہے ہر مومن کو یقین کرنا چاہئے
 کہ ایک دن خداوند ہر سب نیا کو ناپید کرے گا اور اس روز کا نام قیامت
 ہی اور اس کے بعد سب کو مخلوقات دنیا سے زندہ فرمائے گا اور ہم سب
 اسی جسم سے جسمین عبادت اور عصیت کی ہے قبر و نئے اوٹھیں گے اور
 صحرائی حشر میں مجتمع ہوں گے اور ہر ایک کا حساب اعمال ہوگا اور بری بند
 بسبب اپنی گناہوں کے پاداش کے جہنم بھیجے جائیں گے اور اچھے بندے بسبب
 اپنی عبادت اور حسن خدمت اور شفاعت نبی و ائمہ علیہم السلام کے
 بہشت میں داخل ہوں گے اور عیش ابدی اور عین کے اور ہمیشہ خوش رہیں گے
 اللہم ارزقنا الحق جنتک یا ارحم الراحمین باب دوسرا بیان فروع
 دین میں جاننا چاہئے کہ شاخیں دین کے چہ ہیں جو واجب ہیں اور اسکے
 عمل میں لانے سے بندہ مومن لائق دخول بہشت ہوتا ہے اور ترک
 کرنے سے اس کے مستحق دخول جہنم ہوتا ہے جسے خدا ہر مومن کو محفوظ رکھے

اور عید بات بھی مشتمل چند فصلوں پر ہے فصل اول ذکر فروع دین میں ہے اور معنی کا ہر ایک کے بیان ہے جانتا چاہئے کہ فروع دین سے پہلے نماز ہے دوسرا روزہ ہے تیسرے چہارم ہے چوتھے حج ہے پانچویں خمس ہے چھٹے زکوٰۃ ہے ساتھمومن مکلف پر واجب ہے کہ جب و نکاح وقت آئی تو اسے عمل میں لائی نماز نام افعال چند رکا ہے حسین اول نیت اور آخر میں سلام ہے اور روزہ عبارت ہے ترک کرنے سے چند چیزوں کے استعمال کے جہاں اس کا نام ہے کہ راہ خدا میں جب کم نبی یا امام یا اوس کے نائب میں گناہ عام یعنی مجتہد کے بارادھر پیکار خاصہ کو لے کر حج تہیہ ہے کہ احرام باند ہے اور جو اسے لازم ہے عمل میں لائے اور بعد ازاں احرام کے پہنے اور تلبیہ یا جو اس کے قایم مقام ہے اسے کہے اور دو وقت عرفات میں اور مشعر اکرام میں شب کو کہے اور طواف بیت سعی و رمی حجارہ قمر بانی و طواف النساء وغیرہ اعمال یا لائے خمس ہے کہ جو مال و فینہ مثل خرما وغیرہ پانچائے اوس میں سے پانچواں حصہ نبی یا امام یا وکلی اولاد میں سادانگو پونچھائے زکوٰۃ عبارت ہے کہ جو کچھ سال میں پیدا ہو کر صرف سے بچ رہے اور اوپر سال گذر جائے اوس میں سے موافق مقدار شرعی جو ہر چیز کے لئے مقرر ہے راہ خدا میں تصدق کرے فصل دوم ذکر صلوات میں اور اوس میں چند بیان ہیں بیان اول طہارت میں چونکہ نماز میں شرط طہیرہ ہے کہ طہر ہو اس لئے ضرور ہے کہ پہلے نجاسات و مطہرات کو جانے تاکہ

نجاست سے اپنی تین پائے اور اگر آلودہ ہو جائے تو پاک کرے جانتا چاہئے کہ نجاستوں سے اول بول دوسرے براز اوس جاندار کا کہ جو خون جہندہ بنے رکھتا ہو اور حرام گوشت بھی تیسرے خون اوس جاندار کا کہ جو خون جہندہ رکھتا ہو حلال گوشت ہو یا حرام گوشت اور کچھ موجود رہم غلی سے کپڑی میں لگا ہوا وہ بھی معفو ہے پاک نہیں ہے چوتھے منی اوس جاندار کی کہ جو خون جہندہ رکھتا ہو خواہ گوشت اوس کا حرام ہو یا حلال پانچویں سگ چھٹے نوک ساتویں کافر مطلقاً آٹھویں مسک بائیں بالا صالہ نوین شیر دانگو پوشیدہ بنا بریک جماعت کی قول کے اور وہ احوط ہے دسویں میت حیوان فی نفس مطلقاً گیارہویں میت انسانی قبل غسل کے اگر معصوم و شہید ہو بارہویں جلد حیوان غیر مذکی کے اگرچہ اوسکے دباغت کی ہو اور یہی ہر جلد اوس حیوان کی جسے کافر سے لیا ہو سیطرہ وہ اجزا اوسکے جو غیر بالا یل فیہ احیات ہوں و مژطہرات میں پہلے پانی ہے کہ وہ ہر چیز کو دھونے سے پاک کرتا ہے لیکن بڑنکوا و کپڑے کو دوا بار بول کی نجاست سے دھو دینا و اوسکے سوا بعد ازال عین ایک بار دھونا کافی ہے دوسرے آفتاب ہے اور وہ زمین و عمارت و حصیر پوریا و جمیع اشیاء غیر متحول کو جبکہ وہ تر ہو تو پاک کرتا ہے بشرطیکہ آفتاب کے پیش سے خشک ہوں تیسرے زمین ہے اور وہ کھ پاؤں و نعل و منود پٹے سے اور راہ چلنے سے اس طرح کہ عین نجاست زائل ہو جانی پاک مٹی ہے

چوتھے آگے اور وہ اسے پاک کرتی ہے جسے خاک تیرا دھواں بنا ڈالے پانی
 استعمال ہے یعنی ایک حالت سے دوسرے حالت ہو جائے جیسا کہ ٹکنڑا میں کتا اگر کر
 نکٹ جائے چھٹے انتقال ہے جیسا آدمی کا فون چمیر کے بدن میں جاتا ہے ساتویں
 انتقال ہے جیسا کہ شراب سر کر ہو جائے اور اس وقت جس طرف میں کہ وہ تہی وہ پہ
 پاک ہو جاتا ہے آٹھویں اسلام کا فو کو پاک کرتا ہے نویں زوال عین نجاست
 باطن اعضا سے مثل اسکے کہ موہنہ اور ناک اور کان اور آنکھ کے اندر سے
 جب عین نجاست زائل ہو جائے تو وہ اعضا پاک ہو جاتی ہیں حیوانات
 چرندہ و پرندہ کا جسم زوال عین نجاست پاک ہو جاتا ہے دسویں نمونہ کل
 بدن یا کثیر اوجو نجاست اور وہ اتنی دیر غائب ہو جائے جسید طہارت کر سکتے ہیں
 بشرط اس کے علم نجاست کے بھی مطہر ہے گیارہویں نقصان جیسا کہ ترح
 آب چاہے یا عصارہ جوش خردہ انگور سے دو ٹلٹ کا جلجا رہیوں بقیت
 مثل طفل کافر کے جو بدست مسلمان اس پر ہوا ہے اور اس کے مان باپ
 اس کے ساتھ نہ ہوں بیان دوم غسل اور واجبات غسل میں ہے
 غسل بالضم عبارت اسی ہے کہ آدمی سب بدن کو اپنے پانی سے دھو سکے اور
 غسل واجب چہرہ میں غسل جنابت غسل حیض غسل استحاضہ غسل نفاس
 غسل میت غسل شمس میت واجبات غسل اور واجبات غسل باقی
 اول میت دوسرے دھونا سر و گردن کا تیسرے دھونا جانب راست

حدیث کا حالت اختیار میں نہیں بلکہ خطر میں اس کے کرنے سے وہ عبادت
 کرنے جو غسل وضو سے ہو سکتی ہے جائز ہو جاتی ہے اور اس کے واجبات میں
 اول نیت دوسرے یہ کہ وہ نونا ہونکو ملا کر خاک پر مارت اور اس وقت
 انگلیوں کو آپس سے جدا کرنا بہتر ہے اور دوبار ہاتھوں کو خاک پر مارتا احوط ہے
 خصوصاً غسل کے بدلے کے تیمم میں تیسرے موقع پر مسح کرنا اس خاک سے
 جو ہاتھ میں لگی ہو اس طرح رکف دست کو رستنگا دموت تا نہ اعلیٰ یعنی ہاتھ
 چوتھے مسح کرنا پشت دست رست پر رکف دست چپ ابتدائی بندہ دست سے
 سر انگشتان تک پانچویں اس طرح مسح کرنا پشت دست چپ پر رکف دست رست
 چپے طائر ہونا اعضا کا تیمم سے پہلے ساتویں ترتیب آہوین مولات نوین
 اگر انگوٹی باز گیر ہاتھ میں ہو تو تیمم کے وقت اوٹار ڈالی دسویں خاک
 بلع سے تیمم کرنا گیارہویں خاک تیمم کا پاک ہونا بارہویں مکان تیمم کا
 بیاہ ہونا بیان پنجم در بیان نوقض وضو غسل جانا چاہئے کہ جہاں اشیا کا
 بیان ہوتا ہے اسے وضو اور غسل ٹوٹ جاتا ہے لیکن جسے وضو ٹوٹ جاتا ہے
 اور پھر نماز کے لئے وضو کی حاجت ہوتی ہے وہ یہ ہیں اول پیشاب کرنا
 دوسری براز تیسرے ریح صادر ہونا معمولی مقام سے چوتھے وہ نیند
 کہ جو غالب ہو جائے دیکھنے سننے پر پانچویں یہ ہوشی چپے مٹے ساتویں جو
 آہوین حدیث کا یقین اور طہارت میں شک نوین اون دونوں کا قصیر

ایسوں میں استسما قلبیہ اور اخیر میں اور یکم جنس طہارت زائل ہو کے
 پہر نماز وغیرہ کے لئے غسل کی حاجت ہوتی ہے وہ ہے کئے عین
 ایک دخول کرنا اقل مرتبہ عتہ گاہ تک۔ ورنہ اگر اترا کسی وجہ سے ہو
 اگرچہ ہمتنا کی وجہ سے بھی ہو تیسرے حیض چوتھے استحاضہ متوسطہ و کثیرہ یا پھر
 تقاس چھ مہینے وغیرہ اور ظروف طلا و نقرہ کا استعمال و راونیکس جی جنوز
 رکھنا یا نکالنا حرام ہے مگر بپرفیت صادق نہ آئے جیسے جنر علم پرکانہ
 خود چلم اور اسی طرح موہ مال میں کچھ مضائقہ نہیں مگر معمولی طور سے جہاننگ
 ہو بہتہ لگتے ہیں موبہ مال میں حقہ پینے میں بان تک کچھ جو رتانی یا متیل
 وغیرہ کا لگا دینا چاہئے کہ سوتے چاندیکہ مقام پر ہو بہتہ نہ لگیں اور نقرہ
 کو بے طلا کو بے میں کچھ مضائقہ نہیں بلکہ ان ظروف کا غرض استعمال
 بیچنا اور مول لینا بھی جائز نہیں بلکہ انہیں توڑ کے بیچنا چلتا کہ استعمال
 قابل نہیں بیان ششم ذکر اوس لباس کا جس میں نماز پڑھنا
 جائز نہیں نماز پڑھنے والے کو اوس لباس سے احتراز ضرور ہے پہلے
 وہ لباس جو محض شمی ہو اور ٹوپی اور ملی ہوئی چار اوٹھل کے گوٹ سے
 تھامرا نماز جائز ہے اگرچہ احوط اجتناب ہے دوسرا وہ لباس جو زرعی طلا
 ہو اور سنہری روپہلی تاروں وغیرہ کی تحریم ثابت نہیں اگر محض رنگ ہو
 اگرچہ احوط ہے لیکن ان دونوں سے مرد و نکو جائز نہیں ہو تو نکو جائز ہے

بقدر پڑھنے چار رکعت کے طہارت کے ساتھ محدث کوچ حضرت مین اور مسافر کو دو رکعت مختص ظہر ہے اور جب تک سایہ شاخص کے برابر ہو وقت فضیلت ظہر کا ہے اور وقت عصر بعد چار رکعت ظہر کے ہو اور اس وقت سنی وقت شکر ہے ظہر و عصر کے لئے یہاں تک کہ غروب شمس میں بقدر اوائل چار رکعت کے وقت باقی رہے وہ خاص وقت عصر ہے اور وقت مغرب وہ ہے کہ جب مغرب کے سرخی سمیت اس سے زایل ہو اور تین رکعت کے پڑھنے کی مدت تک فضیلت اس کی باقی رہتی ہے یہاں تک سرخی شفق زایل ہو جائے اور بعد اواسے مغرب وقت عشاء ہے اور آدھی رات تک وقت مشترک ہے مغرب و عشاء کے لئے یہاں تک بقدر چار رکعت کے پڑھنے کے وقت نصف لیل میں باقی رہ جائے وہ وقت مختص عشاء ہے نماز جمعہ کا وقت بعد زوال شمس کے جب تک سایہ شاخص برابر ہو نماز عیدین کا وقت طلوع شمس سے باقی وقت زوال ہے نماز طواف واجب کو بعد طواف مقام امیر اسیم کے پیچھے یا اسکے پہلو میں جب وقت طواف سی فارغ ہو ادا کرے نماز کسوف و خسوف کا اول وقت و د ادا ہے کہ جب گھن شروع ہو اور آخر وقت ادا جب تک ہو کہ تمام منجلی نہ ہو نماز زلزہ کا وقت ادا تمام عمر ہے نماز میت کا وقت ادا بعد تکفین و تدفین سے پہلے ہی نماز نذر واجب کا وقت ہے جس کی کوئی ادا کو اپنے اوپر واجب کیا ہو اس پر نماز واجب بقسم اور واجب

تہجد کا بھی وقت جانا چاہئے نماز اجارہ کا وقت وہ ہے کہ جب سبوا جارا ہو مقدر
 کرے نماز باپ کی طرف سے بڑا بیٹا پڑھتا ہے اور سکا وقت بعد وفات پڑھتا ہے
 بیان نہم ذکر واجبات میں اور وہ آٹھ ہیں اول نیت دوم تکبیرۃ الاحرام
 سوم قیام چہارم پڑھنا سورہ حمد اور دوسرے سورہ کا پانچویں رکوع کرنا چہتر
 سجدہ کرنا ساتویں شہد پڑھنا آٹھویں سلام بیان ارکان نماز اور کن
 اوسے کہتے ہیں جسکے ترک کرنے سے عمدہ ایسا سہوا نماز باطل ہو اور وہ چار ہیں
 پہلے تکبیرۃ الاحرام دوسرے قیام یعنی کھڑا ہونا وقت تکبیرۃ الاحرام کے اور
 ساتھ رکوع کے تیسرے رکوع کرنا چوتھے دو سجدے کرنا ساتھ بیٹا
 منافیات نماز کا جسکے کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے او وہ بھی بارہ
 چیزیں ہیں اول نہتہ نماز میں کچھ کھانا دوسرے دو حرفے کلام کرنا جو غیر
 قرآن اور دعا ہو تیسرے نہتہ قہقہہ کے ساتھ بننا چوتھے دنیا کی
 باتوں کی لئے رونا نماز میں پانچویں بے ضرورت تعقیہ کے ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا
 چھٹے نہتہ کسی واجب کو واجبات نماز سے ترک کرنا ساتویں نہتہ سر کو
 قبلہ کی طرف سے پھیرنا اور اگر منہ قبلہ کی طرف حال نماز میں سہو سے بھی ہو گیا
 تو نماز باطل ہو جاتی ہے آٹھویں فعل کثیر غیر نماز کو نماز میں کرنا نویں سجدہ
 نماز میں چپکا رہے کہ اوسے لوگ کہہ سکیں کہ اب نماز نہیں پڑھتا دوا
 نہتہ کسی واجب کو واجبات نماز زیادہ کر دے گیا رہوین در حالت

اختیار سجدہ کرنا اور سجدہ سجدہ کرنا جائز نہیں بارہویں مکان یا فرش یا جامہ
غصبی میں نماز پر تنہا بیان وہم و کمرشکیات نماز کے جسے نماز باطل
ہو جاتی ہے پہلے شک کرنا دو رکعت والی نماز میں جسے ہر حال میں نماز
باطل ہے چاہئے کہ نئے سرے پر ہے دو تہرے شک کے نئے سے درمیان نماز
ستہ رکعتی کے قبل اکمال سجدتین نماز باطل ہوتی ہے نہی طرح بعد اکمال
سجدتین باطل ہے استیناف کرنے تیسرے شک کرنے سے چار رکعت والے
نماز میں جو درمیان دو سہ اور تیسرے رکعت کے قبل اکمال سجدتین واقع ہوئے
نماز باطل ہوتی ہے اور بعد اکمال سجدتین صحیح ہے لیکن تین رکعت پر بنا کر کے
نماز کو تمام کرے اور اسکے بعد ایک رکعت نماز احتیاطاً کہہ کر رہ کر دیا
دو رکعت بیشہ کر پڑھ لے چوتھے شک کرنا درمیان تین اور چار رکعت کے
قبل اکمال سجدتین لیکن میں چونکہ شک جمع ہوتا ہے دو تین میں جو اسکا
سکھتے ہوئے موافق بجالائے نماز صحیح ہوگی اور بعد اکمال سجدتین شک
واقع ہو تو نماز بنا چار رکعت پر رکھ کر نماز کو تمام کرے اسکے بعد دو رکعت
نماز احتیاطاً کہہ کر یا ایک رکعت کہہ کر بجالائے پانچویں درمیان دو
و چار کے قبل اکمال سجدتین باطل ہے اور بعد اکمال سجدتین صحیح ہے بنا چار رکعت
پر رکھ کر نماز کو تمام کرے اور بعد اسکے دو رکعت نماز احتیاطاً بجالائے
چھٹے یہ کہ شک کرے درمیان دو و تین چار کے قبل از اکمال سجدتین اور

عیہ باطل ہے اور بعد احوال سجدتین صحیح ہے بنا چار رکعت پر رکعت نماز کو تمام
 کر کے دو رکعت نماز احتیاط بیہ کر اور دو رکعت کہہ کرے ہو کنجا لائے ساتویں
 شک نہ اور میان چار اور پانچ رکعت کے قبل از رکوع صحیح ہے ایک رکعت کو
 گزارے اور سلام دے، اسوقت ایک رکعت کہہ کرے رکعت یاد و رکعت بیہ کر
 پڑھتاؤ اگر بعد احوال سجدتین شک مذکور ہو تو نماز صحیح ہے چار رکعت ہر نماز کے
 اور دو سجدتین سہو بجا لائے اور باقی صورتوں میں نماز کو تمام کرے اور دو سجدے
 سہو عمل میں لائے اور پھر نماز احتیاط کا اعادہ کرے اور جاننا چاہئے کہ نماز
 احتیاط واجب فوری ہے سلام سے فارغ ہونیکے بعد بے اسکے کہ کوئی فعل
 سنا فی نماز عمل میں لائے اسے پڑھنا چاہئے اور اگر کوئی فعل جو سنا فی نماز
 ہو سرزد ہو ہو تو نماز باطل ہو جاتی ہے اسوقت احتیاط یہ ہے کہ اصل نماز کا
 در صورت تاخیر کرنے رکعت احتیاط کے پڑھنے میں بعد فعل احتیاط واجب ہے
 اور جو اصل نماز میں واجب ہے وہی نماز احتیاط میں بھی واجب ہے لیکن نماز احتیاط
 میں سورہ حمد بعد دو سو رکعات پڑھنا لازم نہیں ہے، اسبطرچ اس میں بجا
 سورہ تبیحا کا پڑھنا بخیر نہیں ہے بیان یازدہم ذکر میں اون
 خللوں کے ہیں جنکے نماز میں کرنے سے سجدہ سہو کا کرنا واجب ہوتا
 یا مطلقاً احتیاط ہے اول ایک سجدہ کا بھولنا دوسرے بھولنا شہادتین کا تشہد
 یا بعض تشہد تیسرے فراموش کرنا ملوات کا محمد وال محمد پرے تشہد میں

چوتھے غیر محل میں بھول کر سلام پہنچانا پانچویں شکر کرنے سے چارویں پانچ رکعت میں
 بعد اكمال سجدتین سجود سہولاً لازم ہیں جیسے دو صرف نماز میں کلام کرنا سہولاً
 ساتویں بروج نماز کے ریاضہ کی سے علی الاحوط سجدہ سہولاً ضرور ہے
 اور صورت سجدہ سہولاً یہ ہے کہ پہلے نیت کرے کہ سجدہ سہولاً کرتا ہوں بعد اس کے
 سجدہ کرے اور یہ ذکر پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ صَلَّی عَلَیْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
 سبطی طرح پہر دوسرا سجدہ کرے لیکن چاہئے کہ سجدہ سہولاً فعل منافی نماز کے
 مثل حدث یا استدبار وغیرہ عمل میں لانیسے پہلے کرے اور وجہ ہے کہ یہ سجدہ
 اعضائی ہفت گمانہ پر واقع کرے سبطی طرح وجہ ہے ان سجدہ و نمین طہارت اور
 رو بقبلہ ہونا اور سجدہ او سپر کرنا جیسر سجدہ نماز واجب جائز ہے اور تہو لا تو قضا
 دونو سجدہ و یکے پیچھے جیسے طمانیت کہتے ہیں اور سجدہ بعد تشہد خفیف پڑھے
 اور وہ یہ ہے شہدان لا الہ الا اللہ و شہدان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قاری وال محمد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور محل ان دونو سجدوں کا
 سلام دینے کے بعد ہے اور اگر سجدہ کم کرنے سے کسی فعل واجب نواہ کے
 لازم ہوا بوشل بھول جانے تشہد وغیرہ کے اس صورت میں واجب ہے
 کہ پہلے جس فعل کو بھول گیا اسے عمل میں لائے بعد اس کے دونو سجدے
 بیان و اذان و ہم ذکر میں ترکیب نماز پنجگانہ معہ وجہات و تحبات
 ہو سکے ہے اور صورت اس کی یہ ہے کہ اگر حدث اکبر کی نجاست کہہ

و غسل کرے اور اگر نجاست حد شصت فرکھتا ہو تو پہلے وضو کر کے اپنے تین جامہ
 ہ بعد اوسکے نماز یومینہ بجانہ میں پہلے اذان کہے اور اوسکی صورت یہ ہے کہ پہلے
 لا اہو کہ چار بار اللہ اکبر کہے پھر دوبار کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللہ پھر دوبار
 اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پھر دوبار کہے حَتَّیْ عَلَی الصَّلٰوۃ
 پھر دوبار کہے حَتَّیْ عَلَی الْفَلَاحِ پھر دوبار کہے حَتَّیْ عَلَی خیرِ الْعَمَلِ پھر دوبار کہے
 اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر دوبار کہے لَا اِلَهَ اِلَّا اللہ بعد اوسکے دونو ہاتھ آسمان کی طرف
 اوشکا کر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قَلْبِیْ بَارًا وِعِشَّتِیْ قَارًا وِعَمَلِیْ سَارًا وِرْقًا
 وَاَرَاوًا وَاَدْنٰی اَجْرًا وَاَجْعَلْ لِّیْ عِنْدَ قَبْرِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
 وَسَلَّمَ قَرَارًا وَاَبْرِجْ حِمَّتَکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بعد اوسکے اقامت کہے
 اور وہ یہ ہے کہ دوبار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے پھر دوبار اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللہ
 پھر دوبار اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پھر دوبار حَتَّیْ عَلَی
 الصَّلٰوۃ کہے پھر دوبار حَتَّیْ عَلَی الْفَلَاحِ پھر دوبار حَتَّیْ عَلَی خیرِ الْعَمَلِ پھر دوبار
 قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ پھر دوبار اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر ایک بار لَا اِلَهَ اِلَّا اللہ بعد اوسکے
 نماز کی نیت کرے یعنی ارادہ کرے جس نماز کی پڑھنے کی ضرورت ہو مثلاً پنج
 نماز پڑھتا ہوں واجب قربتہ الی اللہ بعد اوسکے دونو ہاتھ نکلواہا تنگی
 بلند کر کے کہی اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پھر سورہ حمد پڑھے
 بعد اوسکے پھر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہے سورہ اِنَّا انزلناہ یا جو سورہ

چاہیے پڑھے پھر اللہ اکبر کہ کر رکوع میں جاوے اس طرح کہ دونو ہاتھوں کو گھٹنوں کے
 رکھ کر جیکے اور دو بار سبحان اللہ اور ایک بار سبحان ربی العظیم و بحمدہ
 پڑھے یا تینوں بار اسی ذکر کو پڑھے پھر سید ہا ہو کر سمیع اللہ لمن حمدہ اللہ اکبر
 کہے اور پھر بیٹھ کر سجدے میں جاوے اور دو بار سبحان اللہ اور ایک بار
 سبحان ربی الاعلیٰ و بحمدہ پڑھے یا تینوں بار اسی ذکر کو کرے بعد اوسکے
 ستر سجدے اوشاکر سید ہا رہے و قبلہ بیٹھے اور ایک بار پھر استغفر اللہ ربی و اتوب
 الیہ کہ کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھوں کو کانون تک بلند کرے اور اللہ اکبر کہے
 اور بعدہ پھر دوسرا سجدہ اس طرح کرے پھر بعد فرغت دونوں سجدوں کے
 اوشٹے اور اللہ اکبر کہ کر پھر سید ہا ہو کر بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم کے
 پھر سورہ حمد پڑھے بعدہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے کہ سورہ قل ھو اللہ
 احد کو پڑھے اور پھر اللہ اکبر کہ کر دونو ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرے یہ دعا
 پڑھے اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاعْفَا
 وَاعْفُ عَنَّا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پھر اللہ اکبر کہ کر
 ہاتھوں کو نیچے لاوے اور رکوع کرے پھر سید ہا ہو کر سمیع اللہ لمن حمدہ کہتا ہوا
 سجدے میں جاوے اور موافق رکعت اول دوسرے کرے اور وہی ذکر سابق
 وہ نہایت توجہ دین کرے سید ہا بیٹھ کر تشهد پڑھے اس طرح کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ وَنَعْبُدُهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُمَّ

صل علی محمد و آل محمد بعد اوسکے سلام کہے اس طرح السلام علیکم
 ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اگر نماز ستہ رکعتی مثل مغرب کی ہو
 تو اوس میں تشہد پڑھنے کے بعد پھر اوستہ اور پستہ سورہ حمد فقط پڑھے
 یا تین بار کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور بعد
 کہے ایک بار اللھم اغفر لی و ذنوبی اور پھر رکوع کرے بعد اوسکے دو سجدے
 کرے پھر بیٹھ کر تشہد پڑھے پھر سلام کہے اور اگر نماز چار رکعتی ہو مثل نماز ظہر
 یا عصر یا عشا کی تو اوس میں دو رکعتیں سہی طرح پڑھے اور دوسرے
 رکعت کے بعد تشہد پڑھے اور سلام کہے اور نماز کو تمام کرے فقط فصل سوم
 ذکر میں صوم کے اور وہ بھی مشتمل ہے چند بیان پر بیان قبل
 ذکر مسائل صوم میں جان تو کہ روزہ عبارت ہے ترک کرنے سے چند چیزوں کے
 بنیت قربت طلوع صبح صادق سے تا غروب آفتاب کے جو طلوع و غروب کو
 جاننا ہو اور وقت افطار میں غروب کے بعد رعایت کرنے مشرق کی خیمے
 داخل ہونے کے احوط ہے لیکن جو طلوع و غروب نہ پہچانتا ہو یا اندھا ہو یا ایسے
 مکان میں قید ہو کہ طلوع و غروب کو نہ دیکھ سکے اوسکے لئے جائز ہے کہ دو عدا کو
 کہنے سے یا اپنے منہ پر تیرک افطار کرے اور جب روزہ دار کسی حلال لفظ کو
 دہستہ عمل میں دے تو دوسرا روزہ باطل ہے بموجب قضا و کفارہ کا ہے تا جب

اور اگر بھولی سے عمل میں لائے تو روزہ صحیح ہے اور اگر سہلہ بجا تھا ہوا سے
 منقطع کو عمل میں تو قضا ضرور ہے کفارہ نہیں ہے اور اگر بیمار اپنے گھمان سے
 یا بسبب طبع عاقل کے روزہ رکھنے سے متفر رہے تو اور جو سفر مباح میں
 ہو یا وہ عورت کہ حائض ہوئی ہو یا دم تقاس او سے آتا ہو یہ سب روزہ نہ کہیں
 اور بعد فراغ قضا کر نیکی اسی سال میں جس میں روزہ نہیں رکھا اور اگر
 بہال کی راہ سے اوس سال میں قضا نہ رکھے تو گنہگار ہوگا اور قضا
 دہاؤسکے لازم ہے اور بہال کے عوض میں ایک مدغلہ ہر روزہ کے مقابل
 میں مسکین کو بھی دینا واجب ہوگا اور اگر بارادہ قضا وسعت وقت قضا پر
 جو آخر سال تک ہنگامہ کر کے قضا کرے یہاں تک وقت تنگ رہ جائے
 اور اوس وقت پہر وہ بیمار ہو جائے جسے قضا نہ کر سکے تو حاجت کفارہ دینے
 کی نہیں دوسرے سال قضا کر لیا اور اگر عذر تمام سال برابر چلا جائے
 تو قضا سا قطب ہے اور فدیہ لازم ہے اور اگر قبل وال روز بیمار تندرست
 ہو جائے اور مسافر قبل استعمال منقطع گھر پہنچ جائے تو دونوں پر واجب ہے
 کہ اوس دن روزہ رکھیں اور جب مرد و عورت دونوں بسبب ضعف پیرے
 یا روزہ رکھنا دشوار ہونے کی راہ سے روزہ رکھنے سے عاجز ہوں تو
 افطار کرینگے لیکن اگر دشوارے صوم کے باعث افطار کیا ہو تو ایک مدغلہ
 گندم ہر روز کے مقابل صدقہ دینگے اور اگر حاملہ جس کا بچہ قریب ہو والا ہو

یا وہ دو دھپلانے والی جس کا دودھ کم ہو خواہ مان ہو یا دایہ ہو یا شہر غر ہو
جب خوف ضرر پہ پہر اپنے نفس پر بسبب روزہ کے رکھتے ہوں تو انہیں
چاہئے کہ افطار کریں اور بعد فراغ قضا کریں اور احوط یہ ہے کہ فدیہ میں ایک
مگندم ہر روزہ کے عوض میں بن اور جو روزہ حالت تنوں میں پیشہ ہو
اوسکے قضا نہیں ہے اگرچہ وقت کا مستوعب نہ ہو اور اگر گزیر ہو شکی کا سبب ہے وہاں
طرے ہو یا کسی مفطر کو وہ عمل میں لایا ہو یا کوئی دوا اوسکے حلق میں ڈالی ہو
تو اس صورت میں مجاہدین و بیہوش بے بعد فراغ قضا کریں گے واللہ اعلم
اور سنت ہے کہ جب انصاف نفسا ثبات روزہ میں پاک ہو جائیں تو شام تک
امساک کریں یہی طرح جب کافر مسلمان ہو جائے اور بچہ جب بالغ ہو جائے

یا بیہوش بشیار ہو جائے اثبات روزہ میں تو امر ہے

جاننا چاہئے کہ کفارہ صوم کی تین حدیں پہلے بند
و مہینے متوالی روزہ رکھنا ہے تیسرے ساٹھ مسک

افطار حلال سے کیا ہو اور اگر نہا بخدا کسی مفطر ہوا

شراب و زنا ہے تو اب قضا کے ساتھ تین کفارے اور پھر جب ہوتے ہیں

اور جب روزہ قضاے ماہ رمضان کا رکھا ہو اور وقت مضیق نہ ہو تو قبل زول

نہک افطار جائز ہے اور اگر بعد زوال افطار کرتے تو کفارہ واجب اور اوسکا

کفارہ دس مسکین کو کھلانا ہے اور اگر راستے عاجز ہو تو تین روزہ ہر ایک کے

اور اگر کوئی کفارہ دینا اپنے اوپر لازم کر لے تو اسے افطار کرنا مستحب نہیں
 ہو سکتا بلکہ عذر روزہ ماہ رمضان کا افطار کرنا گناہ عظیم ہے اور سبب مؤخر
 اخروی کا ہے اور قضا و کفارہ اوستی سلاوہ بین بیان دوم ذکر فطر
 صوم میں اول شرب یعنی جو چیز کہ اسے پیوین خواہ معتاد ہو مثل پانی کے
 یا غیر معتاد ہو مثل آب گیارہ دوسرے طعام یعنی وہ چیز کہ جسے کہا میں معتاد ہو
 مثل روٹیکے یا غیر معتاد ہو مثل خاک یا گل یا برگ اشجار تیسرے عورت یعنی جماع
 کرنا قبل میں عورت کے خواہ منسل ہو یا نہ ہو اگر دوسرین کرے تو مع الانزال فطر کر
 چوتھے ہستمنال یعنی منی کا نکالنا خواہ ہوسہ مساس میں یا جسطرح ممکن ہو
 مانجہ ۲۰ ارماس ہے یعنی ساری سر کو یا نیکی اندر داخل کرنا خواہ بدن بھی سب
 کفارہ لازم ہے علی الاحوط
 ہفتا و مستحاضہ کا پاک کرنا
 برنا اور اگر بے اختیار تو آبائے
 تو کچھ فضائل نہ ہیں، نوین جہوت بوند خدا اور رسول اللہ اور وہ عظیم محبت ہے اور وہ
 قضا و کفارہ علی الاحوط دسویں غبار غلیظ کا خلق میں پونچھنا اور بعض علما غلیظ ہونا
 اسکے شر کی بنا پر علی الاحوط گیارہویں حقنہ کرنا اور اوسمیں قضا احوط ہے
 بارہویں دہتہ سعوط کو حلق کرنا یا ہوا اور اوسمیں قضا و کفارہ احوط ہے بیان
 تیسرے ذکر کیفیت صوم میں چھ اوچھ یا پستہ و جمع و حیات و مستحاضہ کے

اور بچہ کو کہ مبارک رمضان روزہ دیکھ کر کھلے جو بیمار و مسافر و بیمار جانبر صوم کرے
 ہو کو کیفیت و سبکی سے کہ شب غرماء رمضان المبارک تمام ہو اور بچہ کو پوچھنے لگے یعنی سیسہ شب کے
 آٹھ ماہ بلند ہو و صبح کی سفید مثل خط سفید کے اوپر کی سطح خط ہموار کہ کہ سکین کہ اوپر فوراً
 سیاہ رنگا ہو اور بچہ سفید و روا صبح کا معلوم ہو تا اوقتیت کمری کہ روزہ ماہ مبارک
 رکھتا ہو و شب رتہ الی اللہ اور وسوقت کہانا پینا جماع نہ کرنا سر کے بعد پانی نہیں ترنا اور سواؤ کے
 جو منظر صوم لگے نہیں عمل میں لانی سے ترک کی اور حال ہی رہے جب تک کہ شام یعنی چھ شب
 رات ہو اوقتیت سے کہ ایک مہم اس فطاکری و روحانیت وقت حرا و وقت فطار کے ماشاء اللہ
 بنیت سنت پورا اور نماز مغرب کی پیشگی بعد فطار کرنا پھر اس کے بعد کہانا پیتا ہو کر کھو اور
 منظر حلال پانی نہیں عمل میں لانا رہے ہاتھ تک ات تمام ہو و پھر وقت پوچھنے کا آئی اوقتیت
 پھریت کر کے منظر صوم کو ترک کی یہاں تک پوچھتیں کن گذر جائیں و رمضان چاند عید کا
 ہو کہادی انتیسویں اوقت سے حکم ماہ رمضان آیا ہو و عید و طر کا حکم شروع ہو تا کہ اپس و غیر
 اول غسل کرے بعد اسکے نماز عید کو اگر ممکن ہو جماعت و اگر لا قبل یا لانی نماز کے
 زکوٰۃ فطر کو ادا کرے و روہ ایک صلیع و قوت غالبے خواہ گھوٹ ہو یا جو یا خرمایا متقی و غیر
 اور وہ ہر ایک لیاقت دینی رکھتا ہو واجب ہے اور ضرور کہ انہی طرف سے اور انہی عیال
 و اطفال و لونڈی خلاکم طر سے دی بلکہ جو کوئی شعبہ یہاں آجائی و سکی طرف سے ہی
 دینا چاہیے جو نوکر مثل عیال ہو کہ کہ مہینہ اس کے طرف سے ہی دی و پٹ میں ہے
 جو بچہ ہو اسکی طرف سے ہی و قمتن کر علماء اللہ تمام شد

